9933 ـ بچے کا عورت کی امامت اور عورت کا بچے کی امامت کروانا

سوال

کیا میرا سات برس کا بچہ نماز میں میری امامت کروا سکتا ہے؟
اور کیا والدہ ہونے کی بنا پر میں اس کی امامت کروا سکتی ہوں ؟
ملاحظہ: بچے نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر نماز سیکھی ہے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

وہ بچہ جو نماز کو سمجھتا ہو اس کی امامت صحیح ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" قوم کی امامت وہ کرائے جو ان میں سے سب سے زیادہ قرآن مجید کو یاد کرنے والا ہو "

صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ حدیث نمبر (1078).

اور اس لیے بھی کہ صحیح بخاری میں عمرو بن سلمہ الجرمی رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ:

میرے والد صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہو کر آئے تو کہنے لگے: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

" جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے جسے سب سے زیادہ قرآن مجید یاد ہو وہ تمہاری امامت کروائے.

عمرو بیان کرتے ہیں کہ: انہوں نے دیکھا تو مجھ سے زیادہ کسی کو بھی قرآن مجید یاد نہ تھا، چنانچہ انہوں نے مجھے امامت کے لیے آگے کر دیا، میری عمر اس وقت چھ یا سات برس تھی "

صحیح بخاری کتاب المغازی حدیث نمبر (3963).

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (7 / 389 ـ 390)

حدیث کی وجہ الدلالت:

(ان صحابہ کرام نے عمرو بن سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ کو امامت کے لیے آگے کیا تو ان کی عمر چھ یا سات برس تھی)

چنانچہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ تمیز کرنے والے بچے کے لیے امامت کروانی جائز ہے، اگر یہ جائز نہ ہوتی تو اس کے انکار میں وحی نازل ہو جاتی.

دیکھیں: احکام الامامۃ والائتمام فی الصلاۃ تالیف عبد المحسن المنیف

چنانچہ اگر آپ کا بیٹا نماز کی شروط اور ارکان اور واجبات کو پورا کرتا ہے تو اس کے لیے آپ کی امامت کرانے میں کوئی حرج نہیں.

لیکن عورت بچے کی امامت نہیں کروا سکتی، کیونکہ وہ مرد کے حکم میں ہے، بلکہ عورت کے لیے عورتوں کی امامت کرانا جائز ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ورقہ بنت عبد اللہ بن نوفل رضی اللہ تعالی عنہا کو اپنے گھر کی عورتوں کی امامت کروانے کا حکم دیا تھا"

سنن ابو داود کتاب الصلاۃ باب امامۃ النساء حدیث نمبر (500) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ابو داود حدیث نمبر (553) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

واللہ اعلم .